ISSN E: 2709-8273
ISSN P:2709-8265
JOURNAL OF APPLIED LINGUISTICS AND TESOL
JALT

انیس ناگی اور جدید اردو ناول کا ارتقاء: شکل و فکر کا مطالعہ

(ANIS NAAGI AND EVOLUTION OF MODERN URDU NOVEL: A STUDY OF FORM AND THOUGHT)

ڈاکٹر اسد محمود خان

ایسوسی ایٹ پروفیسر، صدر شعبہ اردو/ بین الاقوامی تعلقات، منہاج یونیورسٹی لاہور

ای میل: assadphdir@gmail.com

Abstract:

This paper explores the evolution of Anis Naagi's contributions to modern Urdu novel writing, focusing on both the form and the underlying thought processes. Naagi, a key figure in the landscape of contemporary Urdu literature, known for his unique narrative style and thematic depth. His works reflect a shift from traditional storytelling to more complex, modernist techniques, embracing existentialism, social issues, and political commentary. This study delves into Naagi's use of narrative structures, character development, and the representation of societal conflicts, revealing his innovative approach to the novel form. By analyzing key works such as Deewar ke Peechay, Ik Lamha Soch Ka, and others, the paper highlights the thematic shifts in his writing, examining his engagement with modernity, existential crises, and social disillusionment. Ultimately, this paper seeks to assess Naagi's role in shaping the modern Urdu novel and his impact on its evolution in both literary and philosophical contexts.

Key Words: Anis Naagi, Modern Urdu Novel, Narrative Structure, Existentialism, Social Issues, Literary Evolution,

ملخص:

انیس ناگی کی ناول نگاری جدید اردو ادب میں ایک سنگ میل کی حیثیت رکھتی ہے۔ان کے ناولوں میں جدیدیت کی جھلکیاں، پیچیدہ کرداروں کی عکاسی، اور سماجی و سیاسی مسائل کا گہرائی سے تجزیہ دیکھنے کو ملتا ہے۔ انیس ناگی نے اپنی تحریروں میں روایت سے انحراف کرتے ہوئے نئے خیالات اور اسلوب کو اپنایا۔ ان کے ناولوں میں وجودیت کی فکر، لایعنیت، اور معاشرتی ناانصافیوں کی عکاسی کی گئی ہے جو کہ جدید اردو ادب میں ان کی منفرد حیثیت کو مزید مستحکم کرتی ہے۔ انیس ناگی کی کہانیوں میں کرداروں کا داخلی ارتقاء، سماجی بحرانوں کے ساتھ ان کا تعلق، اور اس کے نتیجے میں پیدا ہونے والی پیچیدگیاں ادب کے قاری کو ایک نیا منظر فراہم کرتی ہیں۔ یہ مطالعہ ان کے ناولوں میں پیش کیے جانے والے جدید رجحانات اور اسلوب کی گہرائی ، اردو ناول کی ترقی میں ان کے کردار کو اجاگر کرتا ہے۔

کلیدی الفاظ: انیس ناگی، جدید اردو ناول، بیانیہ ساخت، وجودیت، سماجی مسائل، ادبی ارتقاء، کردار کا ارتقاء

انیس ناگی اور جدید اردو ناول کا ارتقاء: شکل و فکر کا مطالعہ

تنقید، توانا تخلیق کا حوالہ ہے جو اول اول تخلیق کار کے وجود میں ایک محفل سجاتی، لفظ لفظ جملوں کی ترتیب بٹھاتی، کرداروں سے مکالمے کی صورت بناتی، تحریر کو قرطاس پر لانے کا اہتمام کرتی ہے۔ بعد ازاں، ایک قاری جو غیر رسمی رد عمل یا ایک ناقد کے رسمی رد عمل کا جواز پیدا کرنے کا انتظام بھی کرتا ہے۔ دونوں صورتوں میں رد عمل کی صورت ہی دراصل تنقید کی صورت ہوتی ہے جو تخلیقی وجود کو سراپا تخلیق بنانے میں اہم کردار ادا کرتی ہے۔ اگرچہ یہ بحث، لابحث میں داخل ہو چکی کہ تخلیق یا تنقید میں کیا افضل ہے اور یہ کہ تنقید کا حق تخلیق کار کو حاصل ہو گا یا نہیں۔ جب بات توانا تخلیق کے دائرے میں داخل ہو چکی تو بحث بھی اس امر پر سمٹ آئی کہ ہر توانا تخلیق کا پہلا ناقد خود تخلیق کار ہوتا ہے جو سراپا تخلیق پیش کرنے سے پہلے کئی کئی سوانگ بھرتا اور اپنی تخلیق کی توانائی کا ہر ہر زاویہ پرکھنے کے بعد ایک عمدہ تخلیق، قاری یا ناقد کے حوالے کرتا ہے۔ اب یہاں پرکھنے کا انداز، پیمانہ اور زاویہ نگاہ تو الگ ہو سکتا ہے لیکن تخلیق، تنقید سے جدا نہیں ہو سکتی ہے۔ ہاں! تخلیقی راز و رموز کا ادراک، متفرق زاویہ ہائے تنقید کی راہ میں روشنی اور راستگی کا استعارہ ضرور ہو سکتا ہے۔

تخلیق اور تنقید کا رشتہ ادب کے تخلیقی عمل میں ایک بنیادی حیثیت رکھتا ہے۔ تخلیق کار کے وجود میں یہ سلسلہ اس وقت شروع ہوتا ہے جب وہ اپنے خیالات کو ایک مربوط شکل دینے کی کوشش کرتا ہے۔ یہ ابتدائی مرحلہ وہی ہے جسے بریلوی (1) نے ادب کی حقیقت کو اس کے اصل تناظر میں دیکھنے کی کوشش قرار دیا تھا۔ تخلیق کی ابتدائی کیفیت میں تخلیق کار خود اپنے پہلے ناقد کے طور پر کردار ادا کرتا ہے، اپنے الفاظ، کرداروں اور موضوعات کو پرکھتا ہے، اور تخلیقی عمل کی ہر جہت کو تفصیل سے جانچتا ہے۔ تخلیقی عمل کی اس اندرونی تنقید کا مقصد ادب کو ایک جامع اور مضبوط بنیاد فراہم کرنا ہے، تاکہ قاری یا ناقد کے لیے وہ ایک موثر اور دلکش تجربہ بن سکے۔ ادب کی تخلیق میں تنقید ایک چراغ کی مانند ہوتی ہے جو راستے کو روشن کرتی اور تخلیق کے پوشیدہ پہلوؤں کو اجاگر کرتی ہے۔ تخلیق کار کے لیے یہ عمل کسی علمی اور فکری کشمکش سے کم نہیں ہوتا۔ ایلیٹ (2) نے ادب کے اس عمل کو اس طرح بیان کیا ہے کہ تخلیق اور تنقید ایک دوسرے کے ساتھ قدم ملا کر چلتے ہیں اور تخلیق کا عمل کبھی بھی تنقید سے الگ نہیں ہو سکتا۔ یہ تنقیدی عمل تخلیق کے جمالیاتی، فکری اور نفسیاتی پہلوؤں کو بہتر بنانے میں مددگار ثابت ہوتا ہے۔ اردو ادب میں بھی تنقید کو تخلیقی عمل کا اہم حصہ سمجھا گیا ہے۔ سروری (3) ادب کی تنقید کو تخلیق کے ان پہلوؤں کو واضح کرنے کا اشارہ دیتے ہیں جو قاری کے تجربے کو گہرائی اور وسعت عطا کرتے ہیں۔

تنقید کا دوسرا پہلو قاری یا ناقد کی صورت میں ظاہر ہوتا ہے، جو تخلیق کے ساتھ ایک مکالمہ قائم کرتا ہے۔ ادب صرف تخلیقی اظہار نہیں بلکہ سماجی شعور کے استعارے کے طور پر کام کرتا ہے۔ اردو ادب میں بھی قاری کی تنقیدی بصیرت کو ادب کے معانی کی گہرائی تک پہنچنے کا ذریعہ سمجھا جاتا ہے۔ یہ عمل تخلیق کے فکری اور جمالیاتی پہلوؤں کو اجاگر کرتا ہے اور ادب کو سماجی اور ثقافتی مکالمے کا حصہ بناتا ہے۔ جب تخلیق کار اپنی تخلیق کے پہلے ناقد کے طور پر کردار ادا کرتا ہے تو وہ اپنی تحریر کے ہر پہلو کو پرکھتا اور اس کے ہر ممکن زاویے کا جائزہ لیتا ہے۔ اس عمل کے دوران وہ اپنی تخلیق کو نہ صرف اپنے تجربے کی روشنی میں دیکھتا ہے بلکہ قاری کے ردعمل کو بھی مدنظر رکھتا ہے۔ جیسا کہ ہمنگوے (4) نے کہا تھا کہ اچھا ادب وہ ہے جو قاری کو سوچنے پر مجبور کرے اور اسے اپنے تجربے سے جوڑنے کی سعی کرے۔ اردو ادب میں بھی، تخلیق کار کی یہ ذمہ داری اہم سمجھی جاتی ہے کہ وہ اپنی تخلیق کو قاری کے لیے قابل فہم اور موثر بنائے۔ تخلیق اور تنقید کا یہ باہمی تعلق ادب کو متحرک اور متوازن شکل دیتا ہے۔ تخلیق کار کے لیے یہ عمل ایک چیلنج کے طور پر آتا ہے جو اسے اپنی تخلیقی صلاحیتوں کو بہتر بنانے اور فنی معیار کو بلند رکھنے کے لیے متحرک کرتا ہے۔ ادب کی تنقید، تخلیق کی گہرائیوں کو سمجھنے اور اس کے پوشیدہ پہلوؤں کو اجاگر کرنے کا ایک ذریعہ ہے۔ اردو ادب کے مشہور نقاد فاروقی (5) نے اس بات پر زور دیا کہ تخلیق اور تنقید کے درمیان یہ رشتہ ادب کی اصل روح کو سمجھنے کے لیے ضروری ہے۔

انیس ناگی ایک ایسے ہی تخلیق کار ہوئے کہ جن کی تنقید نے جہاں خود کی تخلیق کو توانائی بخشی وہاں دوسروں کی تخلیقات میں توانائی کی گنجائش پر بے لاگ، قدرے سخت اور ناپسندیدہ رائے کے اظہار نے ان کے گرد چنیدہ رہ جانے والوں کا حلقہ چھوڑ دیا۔ انیس ناگی کا شمار جدیدیت کے علمبردار اُن تخلیق کاروں میں ہوتا ہے کہ جنہیں متنوع زاویہ ہائے تخلیق ودیعت ہوئے تھے۔ شاعری، تراجم، تنقید، کہانی، افسانہ اور ناول نگاری چند ایسی تخلیقی جہات ہیں کہ جن میں انفرادیت دکھائی دیتی ہے۔ اگرچہ ہر تخلیق اور تخلیق کار پر روایت اور روایت کا حاصل، خیال اور رجحان کی حامل تاثیر کا اظہار یہ ہوتا ہے لیکن وقت اور حالات کا بدلاو نئے اور جدید تخلیقی و تنقیدی رجحانات کی پرورش و ارتقاء کرتا دکھائی دیتا ہے۔ تخلیقی و تنقیدی رجحان کا تدریجی ارتقاء دراصل موضُوع، مبحث اور ہیت و اسلوب کی تشکیل و تعین کرتا ہے۔ خیال، ماحول کی لے پر پروان چڑھتا اور رجحان کی تدریجی صورتوں کی بنت میں اہم کردار ادا کرتا ہے البتہ ہر دو صورتوں میں روایت کا حاصل، تخلیق و تنقید کے فکری و فنی تشکیلات کا جواز فراہم کرتا ہے۔

انیس ناگی اردو ادب کے اُن اہم تخلیق کاروں میں سے ہیں جنہوں نے نہ صرف اپنی تخلیقات میں گہرائی اور وسعت پیدا کی بلکہ اپنی تنقید کے ذریعے ادب کو نئی جہات عطا کیں۔ ان کی تنقید جہاں ان کی تخلیقی صلاحیتوں کا آئینہ تھی، وہیں اس نے دیگر تخلیق کاروں کے کام پر سخت اور بے لاگ رائے دے کر بعض اوقات انہیں ناراض بھی کیا۔ یہ رویہ ان کے گرد محدود حلقے کا باعث بھی بنا۔ اس کے باوجود، انیس ناگی کا شمار جدیدیت کے ان علمبرداروں میں ہوتا ہے جنہوں نے شاعری، تراجم، کہانیاں، افسانے اور ناول نگاری کے میدان میں انفرادیت کا مظاہرہ کیا۔ جدیدیت کی روشنی میں ان کے کام نے اردو ادب کو نئی راہوں پر گامزن کیا اور ادب کے مختلف زاویوں کو سمجھنے کا ایک نیا طریقہ پیش کیا۔ جدیدیت کی تحریک، جس سے انیس ناگی متاثر تھے، ادب میں موضوعات اور اسلوب کی نئی جہات کا تعین کرتی ہے۔ انیس ناگی نے روایت کو مکمل طور پر مسترد نہیں کیا بلکہ اس میں جدید عناصر کو شامل کرتے ہوئے اس کی تشکیل نو کی۔ ان کی تخلیقات

ISSN E: 2709-8273
ISSN P:2709-8265
JOURNAL OF APPLIED LINGUISTICS AND TESOL
JALT

اس بات کی عکاسی کرتی ہیں کہ روایت اور جدیدیت ایک دوسرے کے ساتھ متوازی چل سکتی ہیں، اور یہی ان کے کام کی انفرادیت تھی۔ اردو ادب میں جدید رجحانات کے فروغ میں ان کا کردار اس بات کی علامت ہے کہ ادب وقت اور حالات کے مطابق ارتقاء پذیر ہوتا ہے۔

انیس ناگی کی تخلیقی اور تنقیدی سوچ کا ارتقاء ماحول اور وقت کے اثرات کا نتیجہ تھا۔ ادب ہمیشہ سماجی اور تاریخی پس منظر سے متاثر ہوتا ہے اور انہی عوامل کے ذریعے اپنی تخلیقی جہات کو پروان چڑھاتا ہے۔ ناگی نے اپنے وقت کے سماجی اور فکری مسائل کو اپنے تخلیقی اور تنقیدی کام میں شامل کیا۔ ان کی کہانیوں اور ناولوں میں جدید دور کے انسان کی نفسیاتی پیچیدگیاں اور سماجی مسائل نمایاں ہیں۔ ان کی تنقید میں بھی یہی رجحانات دیکھے جا سکتے ہیں جہاں وہ ادب کو وقت کے ساتھ بدلتے رجحانات کا آئینہ دار سمجھتے ہیں۔ تخلیق اور تنقید کے درمیان توازن، جو انیس ناگی کے کام میں دکھائی دیتا ہے، ادب کی بقا اور ترقی کے لیے ضروری ہے۔ یہ توازن اس وقت ممکن ہوتا ہے جب تخلیق کار اپنی تخلیق کو نہ صرف داخلی طور پر پرکھے بلکہ تنقیدی بصیرت کو بھی شامل کرے۔ بارکا (6) کے مطابق ادب کی ترقی کے لیے تخلیق اور تنقید کا ایک دوسرے سے جڑا ہونا لازم ہے۔ ناگی کے ہاں یہ توازن واضح طور پر نظر آتا ہے جہاں ان کی تخلیقات اور تنقید ایک دوسرے کو تقویت بخشتی ہیں۔ انیس ناگی کا تخلیقی اور تنقیدی سفر اس بات کا مظہر ہے کہ ادب کے جدید رجحانات موضوع، اسلوب اور رجحان کی تشکیل میں اہم کردار ادا کرتے ہیں۔ ان کی تخلیقات میں روایت اور جدیدیت کا امتزاج، ان کی فکری وسعت اور ان کے تخلیقی انداز کو ایک منفرد مقام عطا کرتا ہے۔ فاروقی (7) نے اس بات پر زور دیا ہے کہ تخلیقی ادب کو جدید رجحانات سے ہم آہنگ کرنا وقت کی اہم ضرورت ہے۔ انیس ناگی کے کام میں یہ ہم آہنگی نہ صرف نظر آتی ہے بلکہ اردو ادب کو ایک نئی سمت دینے میں مددگار ثابت ہوئی۔

جدیدیت، انیس ناگی کی شناخت کا غالب حوالہ ہے اُن کے ناولوں میں کرداروں کی کہانی نہیں زندگی کی روانی ملتی ہے جہاں زمانے کے سیاسی، سماجی، نفسیاتی اور فکری تضادات کی کہانی جدیدیت کے اسلوب سے ہمکنار ہوتی دکھائی دیتی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ ان کی کہانی کاری میں البرٹ کامیو، آندرے ژید، ژاں پال سارتر اور فرانز کافکا جیسے تخلیق کاروں کے ہاں جنم لینے والی وجودی فکر کی عکاسی ملتی ہے۔ انیس ناگی کے ناولوں میں محض واقعاتی جڑت کی صورت حال نہیں بلکہ عصری تغیر و تبدل کے درمیان پرورش پاتی ہوئی جدید کہانی کاری کی قبول صورت دکھائی دیتی ہے۔ روایت سے جڑی تحریر کے درمیان جدیدیت کی نمو، ان کی ناول نگاری کی اختصاص ہے جو انہیں انفرادی حیثیت کا حامل ناول نگار بنانے اور منوانے میں اہم رکھتا ہے۔ انیس ناگی کے ناولوں میں سچائی کی روشنی، دراصل زندگی کی حقیقوں اور سماجی وسیاسی تضادات سے کشید ہوئی ہے یہی وجہ ہے کہ تہہ داری، رنگارنگی کا حسن معاشی، معاشرتی بحرانوں کے درمیان اپنا وجودی سراپا بنانے میں کامیاب دکھائی دیتا ہے۔ انیس ناگی جدیدیت کے علمبردار تخلیق کار کے طور پر اردو ادب میں ایک منفرد مقام رکھتے ہیں۔ ان کے ناول، محض کہانیوں کے تانے بانے نہیں بلکہ زندگی کی پیچیدگیوں اور انسانی تجربات کی عکاسی کرتے ہیں۔ جدیدیت ان کی شناخت کا ایسا حوالہ ہے جو ان کے اسلوب اور موضوعات کو نئی جہات عطا کرتا ہے۔ ان کے ناولوں میں کرداروں کی کہانی سے زیادہ زندگی کی روانی، اور زمانے کے سیاسی، سماجی، نفسیاتی، اور فکری تضادات کی نمائندگی نظر آتی ہے۔ ان کے اسلوب میں وجودی فلسفے کی گہری چھاپ نظر آتی ہے، جو البرٹ کامیو، آندرے ژید، ژاں پال سارتر اور فرانز کافکا جیسے مغربی مصنفین سے متاثر ہے۔

انیس ناگی کے ناولوں میں جدیدیت کی جھلک صرف ایک فنی مظہر نہیں بلکہ اس میں ایک نظریاتی وابستگی بھی شامل ہے۔ ان کی کہانیوں میں واقعاتی تسلسل کم اور فکری پیچیدگی زیادہ ہے، جو عصری مسائل اور انسانی وجود کی مشکلات کو ظاہر کرتی ہے۔ سارتر (8) نے کہا تھا کہ ادب انسانی آزادی کا اظہار ہے اور ناگی کے ناول بھی اسی اصول کے عکاس ہیں، جہاں ان کے کردار اپنی آزادی اور شناخت کی تلاش میں مصروف نظر آتے ہیں۔ ان کے ہاں کہانیوں کی تشکیل میں موجودہ دور کے تغیر و تبدل کا اثر نمایاں ہے، جو انہیں ایک منفرد اور ممتاز ناول نگار کے طور پر پیش کرتا ہے۔ انیس ناگی کے اسلوب کی خاصیت یہ ہے کہ وہ روایت کے ساتھ جدیدیت کو ہم آہنگ کرتے ہیں۔ روایت اور جدیدیت کے درمیان یہ ہم آہنگی، ان کے ناولوں کو نہ صرف فنی اعتبار سے منفرد بناتی ہے بلکہ فکری گہرائی بھی عطا کرتی ہے۔ جدیدیت کا مقصد ماضی کو حال سے ہم آہنگ کرنا ہے۔ ناگی کی تحریریں اسی فلسفے کی عکاس ہیں۔ ان کے ہاں جدیدیت ایک جامد نظریہ نہیں بلکہ ایک مسلسل ارتقاء پذیر عمل ہے، جو روایت کے اندر سے ابھرتا اور اس کی تشکیل نو کرتا ہے۔

انیس ناگی کی ناول نگاری کی ایک اور نمایاں خصوصیت حقیقت پسندی اور وجودی تضادات کا امتزاج ہے۔ ان کے ناولوں میں سچائی، جو زندگی کی تلخیوں، سماجی اور سیاسی تضادات سے کشید کی گئی ہے، قاری کو سوچنے پر مجبور کرتی ہے۔ حسین (9) کے مطابق ادب ہمیں دکھاتا ہے کہ زندگی کتنی ناقابل برداشت ہوسکتی ہے اور یہی ناگی کے

ISSN E: 2709-8273
ISSN P:2709-8265
JOURNAL OF APPLIED LINGUISTICS AND TESOL
JALT

ناولوں کی خصوصیت ہے، جہاں انسانی زندگی کی کشمکش کو باریک بینی سے بیان کیا گیا ہے۔ان کے ناولوں میں تہہ داری، رنگارنگی اور وجودی حسن، معاشی اور معاشرتی بحرانوں کے درمیان اپنی جگہ بناتے ہیں، جو ان کے کام کو عصری اور دیرپا بناتے ہیں۔انیس ناگی کی تحریریں ایک ایسے تخلیق کار کی عکاسی کرتی ہیں جو زندگی کے گہرے مسائل کو سمجھنے اور ان کے حل کی جستجو میں مصروف ہے۔ان کے ناول، روایت اور جدیدیت کے امتزاج سے ایک نیا بیانیہ تشکیل دیتے ہیں جو قاری کو متاثر کرتا اور ادب میں نئی راہیں متعین کرتا ہے۔ان کی ناول نگاری، ان کے عہد کے سماجی و سیاسی مسائل کا آئینہ ہے، جہاں زندگی کے تضادات اور مشکلات کو حقیقت پسندی کے ساتھ پیش کیا گیا ہے ۔انیس ناگی کی ناول نگاری، جدید رجحانات کا ایسا مرقع ہے جو روایت کی جڑوں سے جڑا ہوا ہے مگر اس میں جدیدیت کی تازگی بھی شامل ہے۔ان کی تخلیقات، جدیدیت اور روایت کے درمیان پُل کا کام کرتی ہیں، جو اردو ادب کو نہ صرف ایک نئی سمت فراہم کرتی ہیں بلکہ اسے عالمی ادب کے قریب بھی لاتی ہیں۔ان کا اسلوب، موضوعات اور فکر، ایک ایسے تخلیق کار کی پہچان ہیں جو نہ صرف اپنے عہد کی نمائندگی کرتا ہے بلکہ آنے والے وقتوں کے لیے بھی رہنما ثابت ہوتا ہے۔

انیس ناگی کے ناولوں میں وجودی فکر وفن اور جدیدیت کا فکر و فلسفہ اظہار کا قومی ذریعہ بنتا ہے۔ ایک طرف موضوعاتی تنوع، تکنیکی امتزاج، کیثر الجہتی اظہاریہ اور اسالیبی حسن، اُن کے ناولوں کا مجموعی تاثر بناتے ہیں۔ دوسری جانب آزاد تلازمہ خیالی ، فکرو شعور کی رو، لایعنیت، خواب و خیال کی مسافرت، خود کلامی، تاریخی کوندے، جاگتی آنکھوں کے خواب ، تضاد، ٹکراؤ اور جدیدیت فکروفن کی تاثیر نبھاتے ملتے ہیں۔ انیس ناگی کے نمائندہ ناولوں میں اولیت ، "دیوار کے پیچھے" کو حاصل ہے جو ایک فرد کے المیے کو لے کر افراد کے المیے کا اظہاریہ پیش کرتا ہے۔ بظاہر ایک پروفیسر کے گرد بنی ہوئی کہانی کی وسعت انگیزی، زمین و زماں کی رکاوٹوں سے پرے دکھائی دیتی ہے ۔ زندگی کے الجھاوے میں گم ہوتی ہوئی عدل و انصاف کی کڑیاں ، نظم ونسق کی کوتاہیاں ، زمانے کے ٹھکرائے ہوئے لوگوں کے احوال، انتظامی معاملات کی بد نظمیاں اور مجموعی سماجی و معاشرتی حالت زار کا نوحہ کسی بڑے المیے سے قبل کا آوازہ بن کر گونجتا محسوس ہوتا ہے۔ جبھی تو قاضی جاوید نے اس بارے لکھا تھا کہ "دیوار کے پیچھے" ناول کو پڑھنا در اصل عصری حالات کے کرب سے گزرنے جیسا ہے اور یہی وجودی بحران کا آغاز کہلاتا ہے۔

انیس ناگی کے ناول اردو ادب میں جدیدیت کے تناظر میں منفرد مقام رکھتے ہیں۔ان کے ناولوں میں وجودی فکر و فن اور جدیدیت کا فلسفہ نہ صرف فکری گہرائی کا مظہر ہے بلکہ قومی اظہار کے اہم ذرائع میں شامل ہے۔ان کے موضوعات میں تنوع، تکنیکی امتزاج، اور کیثر الجہتی اظہار ایک ایسے ناول نگار کی عکاسی کرتے ہیں جو اپنے عہد کے مسائل اور انسانی زندگی کی پیچیدگیوں کو گہرائی سے سمجھتا ہے۔ان کے اسلوب میں آزاد تلازمہ خیالی، فکر و شعور کی رو، اور لایعنیت جیسے جدید فنی عناصر شامل ہیں جو ان کی تحریر کو منفرد اور عصری بناتے ہیں۔"دیوار کے پیچھے "انیس ناگی کے نمایاں ناولوں میں شامل ہے اور وجودی بحران کے اظہار کا بہترین نمونہ ہے۔اس ناول کی کہانی بظاہر ایک پروفیسر کے گرد گھومتی ہے، لیکن اس کی وسعت انسانی زندگی کے گہرے المیوں، عدل وانصاف کی ناپائیداری، اور سماجی بدحالی کو اجاگر کرتی ہے۔یہ ناول نہ صرف فرد کے المیے کو پیش کرتا ہے بلکہ اجتماعی انسانی المیے کی تصویر بھی پیش کرتا ہے۔ نائید (10) نے درست کہا کہ "دیوار کے پیچھے "کا مطالعہ در حقیقت عصری حالات کے کرب سے گزرنے کے مترادف ہے، جو وجودی بحران کا آغاز سمجھا جا سکتا ہے۔یہ بحران، جسے ژاں پال سارتر نے "وجود کی بے معنویت " سے تعبیر کیا، انسانی تجربات اور نفسیاتی گہرائیوں کی عکاسی کرتا ہے۔

انیس ناگی کی تحریریں ان کے زمانے کی سماجی، سیاسی، اور نفسیاتی حالت زار کا آئینہ ہیں۔ "دیوار کے پیچھے" جیسے ناول میں وہ زندگی کے تضادات اور انسانی وجود کے الجھاؤ کو نہایت باریک بینی سے پیش کرتے ہیں۔ناگی کی کہانیوں میں خواب وخیال، خود کلامی، اور جاگتی آنکھوں کے خواب جیسے عناصر قاری کو ایک ایسے سفر پر لے جاتے ہیں جو تخلیقی اور فکری دونوں پہلوؤں سے متاثر کن ہے ۔"دیوار کے پیچھے" کی کہانی میں انسانی زندگی کی ناانصافیوں اور سماجی ناہمواریوں کو نہایت مؤثر انداز میں بیان کیا گیا ہے۔اس ناول میں کرداروں کے المیے، جنہیں وقت اور حالات نے تخلیق کیا، جدیدیت کے نظریات کے ساتھ ہم آہنگ ہیں۔کامیو(11) کے نظریہ "بے معنوی "کی جھلک بھی اس ناول کے موضوعات میں دکھائی دیتی ہے، جہاں کردار زندگی کے تضادات اور المیوں سے نبرد آزما نظر آتے ہیں۔

انیس ناگی کی ناول نگاری میں تہہ داری اور رنگارنگی کا امتزاج ان کے اسلوب کو منفرد بناتا ہے۔ان کے ناولوں میں تضاد اور ٹکراؤ زندگی کی حقیقتوں کو ظاہر کرتے ہیں، اور یہ عناصر جدیدیت کی علامت ہیں۔انیس ناگی کے ناول، خصوصاً "دیوار کے پیچھے"، اردو ادب میں جدیدیت کے اصولوں کا عملی نمونہ ہیں۔ان کی کہانیوں میں انسانی زندگی کی پیچیدگیوں اور سماجی تضادات کا اظہار ان کے عہد کے مسائل اور انسانی وجود کے فلسفے کو نہایت گہرائی سے پیش کرتا ہے۔ان کی تحریریں، جدیدیت اور وجودی فکر کے امتزاج کا شاہکار ہیں، جو قاری کو نہ صرف متاثر کرتی ہیں بلکہ ادب کے میدان میں نئی راہیں بھی متعین کرتی ہیں۔

ISSN E: 2709-8273
ISSN P:2709-8265
JOURNAL OF APPLIED LINGUISTICS AND TESOL
JALT

جدید کہانی کاری اور ناول نگاری میں برتے جانے والے نمایاں رجحانات میں شعور کی رو، لایعنیت، وجودیت، تجریدیت اور ماورائے حقیقت بیانے کو خصوصی اہمیت حاصل رہی ہے۔ شعور کی رو میں بہتے الفاظ کا دھارا، انیس ناگی کی کہانیوں کا اختصاص ہے۔ شعور کی رو میں تخلیق کار کی خود کلامی دراصل سماج کے کٹہرے سے باہر ضمیر کے کٹہرے میں کھڑے کرداروں کا اقرار ہے جو "دیوار کے پیچھے" میں بھی نمایاں دکھائی دیتا ہے جہاں مرکزی کردار اپنی ضمیر کی عدالت میں پیش ہو کر ادراک کی منزل پر ٹھہرے فیصلوں کی جان کاری لیتا ہے۔ شعور کی ایسی ہی رو، ہمیں انیس ناگی کے ناول "میں اور وہ" میں بھی ملتی ہے جہاں مرکزی کردار براہ راست ہم کلامی کرتے ہوئے زندگی کے فلسفے کہ تہہ داری کا اظہاریہ بیان کرتا دکھائی دیتا ہے۔ ناول کی جدید تکنیکوں میں لایعنیت کی تکنیک بھی اہمیت کی حامل رہی جس کا برتاؤ ہمیں انیس ناگی کے ناولوں میں بدرجہ اتم مل جاتا ہے۔ لایعنی دنیا میں گم انسان کو سوالوں کے جوابات کی تلاش ایک بے سروپا الجھاوے میں دھکیل دیتی ہے۔ "دیوار کے پیچھے" کا مرکزی کردار ایسی ہی کیفیات کا اظہاریہ ہے جس بارے قاضی جاوید نے کہا تھا کہ انیس ناگی کا پروفیسر لایعنی دنیا کا بلا جواز اینٹی ہیرو ہے جو ناول نگار کی لایعنی دنیا کے راز افشاں کرنے کا ایک منفرد انداز ہے۔ ناول "ایک گرم موسم کی کہانی" میں تاریخ کا کوندا کہانی بُننے میں مدد دیتا ہے اور یہی کہانی کا انداز ہمیں ان کے ناول "ایک لمحہ سوچ کا" میں بھی برتا گیا دکھائی دیتا ہے۔ فلیش بیک کی تکنیک میں لکھے دوسروں ناولوں میں "ناراض عورتیں"، "محاصرہ" اور "تتلیاں" بھی اپنی اہمیت منواتے ہوئے دکھاتی دیتے ہیں۔

انیس ناگی کی کہانی کاری اور ناول نگاری میں جدید رجحانات کا استعمال نہایت عمدگی اور فنی مہارت کے ساتھ دکھائی دیتا ہے۔ شعور کی رو، وجودیت، لایعنیت، اور ماورائے حقیقت جیسے موضوعات ان کے ناولوں میں گہرائی اور فکری وسعت کا مظہر ہیں۔ شعور کی رو میں بہتے الفاظ کا دھارا ان کی تحریروں کو ایک خاص انفرادیت بخشتا ہے۔ "دیوار کے پیچھے" میں شعور کی رو کا استعمال واضح طور پر محسوس کیا جا سکتا ہے، جہاں مرکزی کردار ضمیر کی عدالت میں اپنے فیصلوں کا جائزہ لیتا ہے۔ یہ تکنیک، جو کہ جوائس (12) کے ناول "یولیسس" میں بھی نمایاں ہے، قاری کو کردار کے داخلی خیالات اور جذبات سے قریب تر لے آتی ہے۔ انیس ناگی کا ناول "میں اور وہ" بھی شعور کی رو کے استعمال کی عمدہ مثال ہے۔ اس میں مرکزی کردار براہ راست خود کلامی کے ذریعے زندگی کی فلسفیانہ تہوں کو اجاگر کرتا ہے۔ شعور کی رو کے ذریعے کرداروں کے داخلی تضادات اور سوالات کو پیش کرنا، جدید ادب کا ایک اہم پہلو ہے، جسے پروسٹ (13) کے ناول "ان سرچ آف لوسٹ ٹائم" میں بھی دیکھا جا سکتا ہے۔ انیس ناگی نے اسی فنی اصول کو اپنے مخصوص انداز میں پیش کیا، جس سے ان کی کہانیوں کو ایک منفرد رنگ ملا۔

لایعنیت، جو جدیدیت کا ایک اہم فکری رجحان ہے، انیس ناگی کے ناولوں میں کثرت سے نظر آتی ہے۔ "دیوار کے پیچھے" کا پروفیسر، جسے قاضی جاوید نے "بلا جواز اینٹی ہیرو" کہا، لایعنی دنیا میں جینے کے تجربے کی عکاسی کرتا ہے۔ البرٹ کامیو کی کتاب " دی مائتھ آف سیسیفس " میں بیان کردہ لایعنیت کے نظریے کو انیس ناگی نے اپنی کہانیوں میں منفرد انداز میں برتا۔ پروفیسر کا کردار ان سوالات کا سامنا کرتا ہے جن کے جوابات اسے نہ سماج سے ملتے ہیں نہ ہی اپنے داخلی وجود سے۔ انیس ناگی کے ناول "ایک گرم موسم کی کہانی" اور "ایک لمحہ سوچ کا" تاریخ کے کوندے کو کہانی کی تشکیل کے لیے استعمال کرتے ہیں۔ ان ناولوں میں فلیش بیک کی تکنیک کا استعمال، جو کہ وولف (14) کے ناول " ٹو دی لائٹ ہاوس " میں بھی نظر آتا ہے، کہانی کو ماضی اور حال کے درمیان ایک مکالمہ بناتا ہے۔ انیس ناگی نے اپنی کہانیوں میں ماضی کے اثرات اور حال کی پیچیدگیوں کو جس طرح پیش کیا، وہ ان کے تخلیقی فن کا اعلیٰ نمونہ ہے۔ "ناراض عورتیں"، "محاصرہ"، اور "تتلیاں" جیسے ناول بھی جدید تکنیکوں کے کامیاب استعمال کی مثالیں ہیں۔ ان کہانیوں میں فلیش بیک کے ساتھ ماورائے حقیقت بیانی اور تجریدیت کا امتزاج، قاری کو ایک منفرد تخلیقی تجربہ فراہم کرتا ہے۔

انیس ناگی کے ناولوں میں سیاسی و سماجی منظر نامے کا المیہ فکر و فن کا جمال بن کر سامنے آتا ہے یہی وجہ ہے کہ ان کے ناول "ایک لمحہ شوخ کا" میں سیاسی و سماجی المیے کی معراج کو کہانی بنایا گیا ہے جہاں سقوط دہلی کے تناظر میں تہذیبی و ثقافتی رنگا رنگی کو المیاتی تصویر کشی کے لیے چنا اور برتا گیا ہے۔ ناول "محاصرہ" اور "قلعہ" اسی سلسلے کا معاملہ مانا جائے تو بہتر ہوگا جہاں ملکی منظر نامے میں بکھرے المیوں کا نوحہ بیان ہوا ہے۔ انیس ناگی مغربی روش سے متاثر تھے یہی وجہ ہے کہ "چوہوں کی کہانی"، کامیو کے ناول "دی پلیگ" کی جڑواں محسوس ہوتی ہے اگرچہ دونوں کی مماثلت میں "چوہوں" کے سوا شاید کچھ بھی ایک نہیں ہے۔ انیس ناگی کا ناول "تتلیاں" وجودیت کے حوالے سے نہایت اہمیت کا حامل ہے۔ اس ناول کے کرداروں میں معاشرتی بے گانگی کا عروج، زندگی کی روانی کو متاثر کرتا دکھائی دیتا ہے۔ دیگر اہم ناولوں میں "313 بریگیڈ" اور "اسکریپ" بھی اہمیت کے حامل ناول ہیں۔ انیس ناگی روایت سے انحراف نہیں کرتے بلکہ اختلاف رکھتے ہیں اور یہی اختلاف انہیں بغاوت کا علم بلند کرنے کو حوصلہ عطا کرتا ہے۔ ان کے ناولوں میں کوشش، لگن، تخیل، تحیر اور رنگا رنگی، ان کی انفرایت قائم رکھنے میں نمایاں دکھائی دیتی ہے۔ بے شک اپنی انفرادیت، جدیدیت اور تکنیک کے متنوع المزاج استعمالات و اظہاریے نے ان کی کہانی کو زندگی کی روانی کے جیسا جاری و ساری رکھا ہوا ہے جہاں تنقید توانا تخلیق کا حوالہ ٹھہرتی ہے۔

ISSN E: 2709-8273
ISSN P:2709-8265
JOURNAL OF APPLIED LINGUISTICS AND TESOL
JALT

منظر نامے کا المیہ ایک گہرے فکر و فن کے طور پر ابھرتا ہے، جو نہ صرف ادب کے روایتی قالب سے ہٹ کر نئی تکنیکوں اور اسلوب کا استعمال کرتا ہے بلکہ ان کی تخلیقی مہارت اور ادب کی گہرائی کو بھی اجاگر کرتا ہے۔ ان کے ناول "ایک لمحہ سوچ کا" میں سقوط دہلی کے تاریخی پس منظر کو استعمال کیا گیا ہے، جس میں تہذیبی اور ثقافتی رنگارنگی کو ایک المیاتی صورت میں پیش کیا گیا ہے۔ انیس ناگی کا یہ ناول محض ایک تاریخی افسانہ نہیں بلکہ ایک گہرا فلسفہ اور سیاسی بیان ہے، جس میں ان کے کردار نہ صرف داخلی طور پر بکھرتے ہیں بلکہ ایک وسیع تر سماجی اور سیاسی فریم ورک کے اندر اپنی جگہ تلاش کرتے ہیں۔ "ایک لمحہ سوچ کا" میں انیس ناگی نے سقوط دہلی کی کہانی کو ایک علامتی منظر نامے کے طور پر پیش کیا ہے، جس میں ان کی تخلیق کردہ حقیقتیں اور کردار اس دور کے سیاسی و سماجی تنازعات کی عکاسی کرتے ہیں۔ یہ ناول تہذیبی زوال، ثقافتی تضاد اور تاریخ کے مختلف پہلوؤں کی پیچیدگیوں کو ایک گہری فنی مہارت کے ساتھ بیان کرتا ہے۔ انیس ناگی کا یہ اسلوب ان کے ناولوں کی ساری فنی جمالیات میں جھلکتا ہے، جہاں وہ ایک ایسا ماحول تخلیق کرتے ہیں جس میں کرداروں کی سوشیل اور نفسیاتی پیچیدگیاں تاریخی سچائیوں کے ساتھ گڈمڈ ہو جاتی ہیں۔

انیس ناگی کے دیگر ناولوں میں بھی سیاسی اور سماجی منظر ناموں کا ایک مسلسل عمل دکھائی دیتا ہے، جہاں کردار محض افراد نہیں بلکہ اس وقت کے نظام کا عکس ہوتے ہیں۔ ان کے ناولوں میں فرد کی داخلی کشمکش اور سماج کی غیر مستحکم حالت ایک دوسرے سے جڑ کر پیچیدہ اور طاقتور کہانیاں تشکیل دیتی ہیں۔ ناگی کی کہانیاں محض تفریحی نہیں، بلکہ ان میں ایک گہری تنقید اور انسانیت کی موجودہ حالت کا عکاس ہے، جس میں وہ فرد کی آزادی، اس کی شناخت اور اس کے فیصلوں کو ایک سنگین المیے کی صورت میں پیش کرتے ہیں۔ ان کے ناولوں کی یہ خصوصیت انہیں ادب کے ایک منفرد تخلیق کار کے طور پر پیش کرتی ہے، جو اپنے وقت کے مسائل کو ایک ایسے تخلیقی فریم ورک میں پیش کرتا ہے جو نہ صرف انفرادی سطح پر کرداروں کی زندگیوں کو متاثر کرتا ہے بلکہ وسیع تر سیاسی اور سماجی پس منظر میں بھی ان کے فیصلوں اور جذبات کو اہمیت دیتا ہے۔

"محاصرہ" اور "قلعہ" جیسے ناولوں میں انیس ناگی نے ملکی منظر نامے میں پھیلنے والے المیوں کا نوحہ پیش کیا ہے، جہاں سماج کی مختلف پرتوں اور سیاسی بحرانوں کی عکاسی کی گئی ہے۔ ان ناولوں میں ناگی نے ان موضوعات کو نہ صرف روایتی انداز میں بلکہ جدید اسلوب میں پیش کیا ہے، جس میں مختلف سماجی، ثقافتی اور تاریخی مسائل کا جائزہ لیا گیا ہے۔ "محاصرہ" اور "قلعہ" میں انیس ناگی کے کردار ایک ایسے سماجی اور سیاسی دباؤ میں پھنسے ہوئے نظر آتے ہیں، جہاں وہ اپنی داخلی کشمکش کو باہر کی دنیا کی بے حسی اور عدم انصاف کے ساتھ جوڑتے ہیں۔ "محاصرہ" میں انیس ناگی نے ایک ایسے سماج کی تصویر پیش کی ہے جو بے حد متاثر اور ٹوٹ چکا ہے، جہاں انسانیت اور اخلاقی قدریں مضمحل ہو چکی ہیں۔ ان کا مرکزی کردار اسی کشمکش میں ہے کہ وہ خود کو اور اپنے آس پاس کے لوگوں کو اس بربادی کے ماحول سے بچا سکے۔ انیس ناگی کا یہ ناول سماجی بدعنوانی، سیاسی جبر اور فرد کی حالت زار کو ایک نئے طریقے سے بیان کرتا ہے۔ "قلعہ" بھی اسی طرز کا ناول ہے جہاں وہ انسان کے داخلی اور بیرونی بحران کو ایک ہی سہارے سے جوڑنے کی کوشش کرتے ہیں۔

"چوہوں کی کہانی" ایک اور ایسا ناول ہے جس میں انیس ناگی نے کامیو کے ناول "دی پلیگ" کے موضوعات اور تصورات کو اپنانے کی کوشش کی ہے، لیکن وہ اپنی تخلیق میں انفرادیت پیدا کرتے ہیں۔ "چوہوں کی کہانی" میں موجود لایعنی دنیا کا تصور ایک بہت بڑی علامت بن کر سامنے آتا ہے، جس میں ناگی کے کردار اس دنیا میں خود کو بیکار اور بے معنی محسوس کرتے ہیں۔ یہ ناول کرداروں کی ایسی حالت کی عکاسی کرتا ہے جو وجودیت کے فلسفے سے متاثر ہے، اور ان کے اندر کی خلائی اور بے یقینی کی حالت کو اجاگر کرتا ہے۔ ناگی کی کہانی میں ہر کردار اپنے اندر کے سوالات سے لڑتا ہے، اور یہ کشمکش ان کے داخلی منظر نامے کی ایک جیتی جاگتی تصویر بنتی ہے۔

"تتلیاں" میں انیس ناگی نے وجودیت کی فلسفے کو ایک خاص نظر سے دیکھا ہے، جہاں انسان کی حالت کو اس کے ماحول کے ساتھ جوڑا گیا ہے۔ اس ناول میں کرداروں کی معاشرتی بے گانگی، داخلی تناؤ اور ان کی زندگی کی روانی کو حساس انداز میں بیان کیا گیا ہے۔ "تتلیاں" میں کرداروں کی داخلی کشمکش اور ان کے درمیان اختلافات انسانی حقیقت کا ایک گہرا تجزیہ پیش کرتے ہیں، جو انیس ناگی کی تخلیقی صلاحیت کو ظاہر کرتا ہے۔ یہ ناول موجودہ دنیا میں انسان کی بے اطمینانی، دھوکے اور خود کی تلاش کی کہانی ہے، جو اسے ایک فکری اور فلسفیانہ سطح پر گہرائی فراہم کرتا ہے۔ انیس ناگی کے ناول " تتلیاں" میں ایک اہم پہلو یہ ہے کہ وہ اس میں موجود کرداروں کی نفسیات اور ان کی داخلی کشمکش کو اس طرح بیان کرتے ہیں کہ قاری ان کے درد اور مایوسی کا شریک بن جاتا ہے۔ اس ناول میں وجودیت کی فکر سے متاثر ہو کر ناگی نے انسان کی حالت کو دکھایا ہے، جہاں وہ اپنی زندگی کے معنوں کی تلاش میں ہے اور سماج کے تضاد میں پھنس کر اپنی شناخت کی جدوجہد کرتا ہے۔ انیس ناگی کے اس ناول میں ہر کردار کا داخلی سفر ان کے وجودی بحران کی تصویر کشی کرتا ہے، اور یہ بحران ان کے ارد گرد کے سماج سے گہرا تعلق رکھتا ہے۔ انیس ناگی کے دیگر اہم ناول "313 بریگیڈ" اور "اسکرپٹ" بھی ان کی تخلیقی صلاحیت اور وجودی فلسفے کی ترجمانی کرتے ہیں۔ ان ناولوں میں جنگ، سیاسی جبر اور سماجی بربادی کے اثرات کو ایک اہم موضوع کے طور پر پیش کیا گیا ہے۔ انیس ناگی کے یہ ناول اس بات کو ظاہر کرتے ہیں کہ کیسے انسان اس طرح کی حالتوں میں اپنے وجود کو برقرار رکھنے کی کوشش کرتا ہے، اور ان کا فنی اظہار اس جدوجہد کو جیتنے کی کہانی ہے۔

ISSN E: 2709-8273
ISSN P:2709-8265
JOURNAL OF APPLIED LINGUISTICS AND TESOL
JALT

مجموعی طور پر، انیس ناگی کی ناول نگاری جدید اردو ادب میں ایک اہم سنگ میل کی حیثیت رکھتی ہے، جس میں ان کے کام معاشرتی، سیاسی اور نفسیاتی حقیقتوں کی عکاسی کرتے ہیں۔ ان کے ناولوں میں منفرد بیانیہ تکنیکوں جیسے شعور کی رو، وجودیت اور لایعنیت کی عکاسی کی گئی ہے، جس کے ذریعے انھوں نے روایتی کہانی گوئی کو ایک نیا رنگ دیا۔ *دیوار کے پیچھے*، *ایک گرم موسم کی کہانی*، *ہتلیاں* اور *313 بریگیڈ* جیسے ناولوں میں انہوں نے انسانی زندگی کے پیچیدہ اخلاقی اور نفسیاتی مسائل کو پیش کیا ہے۔ ان کے کردار صرف سادہ قصے نہیں ہیں، بلکہ وہ اپنے دور کے سیاسی، سماجی اور نفسیاتی بحرانوں کا نمائندہ ہیں، جو اپنی شناخت اور حقیقت سے جوجھتے ہیں۔ انیس ناگی نے اردو ناول کی روایات سے انحراف کیا اور جدید رجحانات کو اپناتے ہوئے روایتی ڈھانچوں میں جدت کو شامل کیا، جس کی بدولت ان کے ناول ایک گہرے فکری، نفسیاتی اور فلسفیانہ اثرات چھوڑتے ہیں۔ ان کے کام میں سماجی مسائل جیسے ناانصافی، بدعنوانی، اور ذاتی اجنبیت کو اجاگر کیا گیا ہے، اور ان کی تخلیقات میں اس بات کی جھلک دکھائی دیتی ہے کہ انسان اپنی زندگی کی حقیقتوں اور الجھنوں کا سامنا کیسے کرتا ہے۔ ان کے ناولوں میں جدید بیانیہ تکنیکوں کا استعمال، اردو ادب کے دائرے کو وسعت دیتا ہے اور جدید اردو ناول نگاری میں ان کا مقام مستحکم کرتا ہے۔ انیس ناگی کا تخلیقی سفر نہ صرف اردو ادب کی تاریخ میں ایک سنگ میل ہے، بلکہ اس نے اردو کے ادب کو نئے زاویوں سے دیکھنے اور سمجھنے کی دعوت دی ہے، جس کے باعث ان کے کام آج بھی اتنے ہی اہم اور متعلقہ ہیں۔

0-0-0-0-0-0-0-0

حوالہ جات:

(1) بریلوی، ڈاکٹر عبادت (1951ء)، "تنقیدی زاویے"، لاہور، مکتبہ اردو، ص43۔

(2) Eliot, T. S. (1921). The Sacred Wood: Essays on Poetry and Criticism. London: Methuen.p-76.

(3) سرور، آل احمد (1954ء)، "ادب اور نظریہ"، لکھنؤ، ادارہ فروغ اردو، ص23۔

(4) Hemingway, Earnest (2015), "Enhancing Writing Skills", Edited: Carrie J. Boden McGill, North Carolina, US, Information Age Publishing, p.53.

(5) فاروقی، شمس الرحمن (2004ء)، "تنقیدی افکار"، نئی دہلی، قومی کونسل برائے فروغ اردو زبان، ص62۔

(6) Baraka, Amiri (2005), "Short Story and Poetry", Included in: "The Art of Short Story", Edited: Maurice A. Lee, London, Greenwood Publishing Group, p.114.

(7) فاروقی، شمس الرحمن (2016ء)، "افسانے کی حمایت میں"، نئی دہلی، مکتبہ جامعہ لمیٹڈ، ص51۔

(8) Sartre, Jean-Paul (1993), "Essays in Existentialism", Edited: Wade Baskin, New York, Kensington Publishing Corp, p.89.

(9) حسین، سید احتشام (1949ء)، "مختصر افسانہ میں نفسیات کا عنصر"، مشمولہ: "ادبِ لطیف (افسانہ نمبر)، مرتبین: چودھری برکت علی، میرزا ادیب اور قتیل شفائی، شمارہ: 1، جلد: 29، لاہور، مکتبہ اردو، ص34-37۔

(10) جاوید، قاضی (1998ء)، "دیوار کے پیچھے: ایک تجزیہ"، مشمولہ: انیس ناگی ایک وجودی ناول نگار، مرتبہ: زاہد مسعود، الهور: حسن پبلی کیشنز، ص ۲۔

(11) Camus, Albert (2019), "Create Dangerously", New York, New Directions Publishing Group, p.11.

(12) Joyce, J. (1990). *Ulysses* (Gabler, H. W., Ed.). Vintage International.P.67.

(13) Proust, M. (1992). *In search of lost time: Vol. 1. Swann's way* (C. K. Scott Moncrieff & T. Kilmartin, Trans.). Modern Library. p. 123.